# 14046-آخري عشرہ کا اعتکاف کرنے والا اعتکاف والی جگہ میں کب داخل ہو اور کب نکلے ؟

## سوال

میں رمضان المبارک کا آخري عشرہ اعتکاف کرنا چاہتا ہوں، اور یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مسجد میں کب جاؤں اور وہاں سے کب نکلوں ؟

## پسندیدہ جواب

اول :

اعتکاف والی جگہ میں داخل ہونے کے متعلق جمہور علماء کرام جن میں آئمہ اربعہ امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحم اللہ تعالی شامل ہیں ان سب کا مسلک یہ ہے کہ : جو کوئی بھی رمضان المبارک کے آخري عشرہ کا اعتکاف کرنا چاہے وہ اکیسویں رات کو غروب شمس سے قبل مسجد میں داخل ہو انہوں نے مندرجہ ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے :

1- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخري عشرہ کا اعتکاف کیا کرتے تھے. متفق علیہ.

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راتوں کا اعتکاف کرتے تھے نہ کہ دنوں کا، اس لیے کہ عشر راتوں کی تمیز ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

(اور دس راتوں کی قسم) الفجر (2)

اور آخري عشرہ اکیسویں رات سے شروع ہوتا ہے.

تو اس بنا پر اعتکاف کرنے والا اکیسویں رات غروب شمس سے قبل مسجد میں داخل ہو.

2- ان کا کہنا ہے کہ : اعتکاف کرنے کا سب سے عظیم اور بڑا مقصد لیلۃ القدر کی تلاش ہے، اور اکیسویں رات آخري عشرہ کی تاق راتوں میں سے ہے لھذا یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ یہی رات لیلۃ القدر ہو، اس لیے اسے اس رات اعتکاف کی حالت میں ہونا چاہیے.

امام سندي کا حاشیۃ النسائی میں یہی کہنا ہے، مزید دیکھیں : المغنی (489/4)

لیکن امام بخاري اور امام مسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا سے بیان کیا ہے وہ کہتی ہیں " رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرنا چاہتے تو اپنی اعتکاف والی جگہ میں نماز فجر کے بعد داخل ہوتے. صحیح بخاري حدیث نمبر (2041) صحیح مسلم حدیث نمبر (1173).

بعض علماء سلف نے اس حدیث کے ظاہر کو دیکھتے ہوئے یہ کہا ہے کہ وہ اعتکاف کرنے والی جگہ میں نماز فجر کے بعد داخل ہو، مستقل فتوي کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ) کے علماء کرام نے بھی اسی کو لیا ہے دیکھیں فتاوي اللجنۃ الدائمۃ (411/10) اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسی کو لیا ہے. دیکھیں فتاوي ابن باز (442/15).

لیکن جمہور علماء کرام نے اس حدیث کے دو میں سے ایک جواب دیا ہے :

اول :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غروب شمس سے قبل اعتکاف کر چکے تھے لیکن وہ خاص اعتکاف والی جگہ میں نماز فجر کے بعد داخل ہوئے.

امام نووي رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

( نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرنا چاہتے تو نماز فجر ادا کرتے اور پھر اپنی اعتکاف والی جگہ میں داخل ہو جاتے )

اس حدیث سے انہوں نے دلیل لی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کی ابتداء دن کے شروع سے کیا جائے گا، امام اوزاعی، امام ثوري اور لیث کا بھی ایک قول یہی ہے، اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد رحمھم اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص مہینہ یا دس دن کا اعتکاف کرنا چاہے تو وہ اعتکاف میں غروب شمس سے قبل داخل ہو، اور انہوں نے اس حدیث کی تاویل یہ کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد اعتکاف والی جگہ میں داخل ہوئے اور خلوت اختیار کی یہ نہی کہ اعتکاف کی ابتدا کا وقت ہی یہ ہے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب سے قبل ہی مسجد میں اعتکاف کر چکے تھے اور جب نماز فجر ادا کی تو علیحدگی اور خلوت اختیار کر لی. اھ

دوسرا جواب :

حنابلہ میں سے قاضی ابو یعلی رحمہ اللہ نے یہ جواب دیا ہے کہ : اس حدیث کو اس پر محمول کیا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیس تاریخ والے دن ایسا کیا کرتے تھے، امام سندي رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : یہ جواب نظر کو بھاتا ہے اور اعتماد کے اعتبار سے بھی بہتر اور اولی ہے. اھ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا :

اعتکاف کب شروع کیا جائے گا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جمہور اہل علم کا مسلک یہ ہے کہ : اعتکاف کی ابتدا اکیسویں رات ہے نہ کہ اکیسویں تاریخ کی فجر، اگرچہ بعض علماء کرام نے بخاري شریف میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا کی حدیث ( جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی تو اپنے اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوئے ) سے استدلال کرتے ہوئے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ اعتکاف کی ابتدا اکیس تاریخ کی نماز فجر سے ہوتی ہے، لیکن جمہور علماء کرام نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت لوگوں سے علیحدہ ہوئے، لیکن اعتکاف کی نیت رات کے شروع میں ہی کی، اس لیے کہ آخري عشرہ کی ابتداء بیس تاریخ کے غروب شمس سے ہوتی ہے. اھ

دیکھیں : فتاوي الصیام صفحہ نمبر (501)

اور صفحہ (503) پر کہتے ہیں :

اعتکاف کرنے والے کا آخري عشرہ میں دخول اکیس تاریخ کی رات غروب شمس سے ہوتا ہے، اور یہ اس لیے کہ آخري عشرہ کے دخول کا یہی وقت ہے، اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا کی حدیث اس کے معارض نہیں اس لیے کہ اس کے الفاظ مختلف ہیں، لھذا مدلول لغوي کا قریب ترین لیا جائے گا اور وہ صحیح بخاري کی روایت میں ہیں :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان المبارک میں اعتکاف کیا کرتے تھے، اور جب صبح کی نماز ادا کرتے تو اپنی اعتکاف والی جگہ میں داخل ہو جاتے. صحیح بخاري (2041)

توعائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا یہ قول کہ (اور جب صبح کی نماز کرلیتے تواپنی اعتکاف والی جگہ میں داخل ہوجاتے ) اس بات کا متقاضی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھرنا دخول سے قبل ہے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد میں ٹھرنا ان کا اعتکاف والی جگہ میں داخل ہونے سے قبل ہے ) اس لیے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا قول (اعتکف ) فعل ماضی ہے اوراصل یہ کہ اس کا استعمال اس کی حقیقت میں کیا جائے. اھ

دوم :

اعتکاف سے نکلنے وقت : اعتکاف کرنے والا شخص اپنے اعتکاف کو رمضان المبارک کے آخري دن کے سورج غروب ہونے پر ختم کرے گا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

اعتکاف کرنے والا شخص اپنے اعتکاف سے کب نکلے گا، آیا عید کی رات غروب شمس کے بعد یا عید کے دن نماز فجر کے بعد ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اعتکاف کرنے والا شخص اپنے اعتکاف سے رمضان المبارک ختم ہونے پر نکلے گا، اور رمضان المبارک کا اختتام عید کی رات غروب شمس پر ہوجاتا ہے. اھ دیکھیں : فتاوي الصیام (502 ).

مستقل فتوي کمیٹی کے فتاوي جات میں ہے کہ :

رمضان المبارک کے عشرہ کا اعتکاف رمضان کے آخري دن غروب شمس کے وقت ختم ہوجائے گا. اھ

دیکھیں فتاوي اللجنۃ الدائمۃ (411/10)

اوراگر وہ اپنے اعتکاف والی جگہ میں نماز فجر اور نماز عید ادا کرنے تک رہنا اختیار کرے تواس میں بھی کوئی حرج نہیں، بعض سلف نے اسے مستحب قرار دیا ہے.

امام مالک رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ انہوں نے بعض اہل علم کو رمضان المبارک کے آخري عشرہ کا اعتکاف کرتے ہوئے دیکھا وہ لوگوں کے ساتھ عید الفطر ادا کرنے کے سے پہلے اپنے گھر واپس نہیں پلٹتے تھے، امام مالک رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : مجھ تک یہ پہلے دور کے اہل فضل وعلم سے پہنچا ہے اوراس مسئلہ میں میں نے سب سے بہتر یہی سنا ہے.

امام نووي رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

امام شافعی رحمہ اللہ اوران کے اصحاب کہتے ہیں : جو کوئی رمضان المبارک کے آخري عشرہ کے اعتکاف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداو پیروي کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اکیسویں رات غروب شمس سے قبل ہی مسجد میں داخل ہوجائے تاکہ اس سے کچھ بھی نہ چھوٹ سکے، اور عید کی رات غروب شمس کے بعد وہاں سے نکلے، چاہے مہینہ کمی والا ہو یا زیادہ ( یعنی تیس یوم ہوں یا کم ) اورافضل وبہتر یہ ہے کہ وہ عید کی رات مسجد میں ہی گزارے تاکہ نماز وہیں ادا کرسکے، یا پھر اگر نماز عید عیدگاہ میں ادا کریں تووہ وہیں سے عیدگاہ جائے. اھ

دیکھیں : المجموع للنووي (323/6)

اورجب اعتکاف سے ہی وہ نماز عید کے لیے جائے تواس کے لیے عیدگاہ جانے سے قبل غسل اورزیب وزینت اختیار کرنا مستحب ہے، اس لیے کہ یہ عید کی سنن میں شامل ہے.

اس کی تفصیل کے لیے سوال نمبر (36442)

واللہ اعلم.